لاہور

نعت

۵۲

کاوش نعت

۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کے 24ویں سال کا پہلا شمارہ

راجا غلام محمد (صدر ادارہ [illegible]) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 24 — جنوری 2011 — شمارہ 1

کاوشِ نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر - اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود، صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ اور ڈیزائننگ: مدنی گرافکس، فون: 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
40 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
بیرون ممالک کے لیے 100 ڈالر

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور — فون: 7463684

دفتر: [illegible] گلی نمبر 5/10 [illegible] لاہور (پاکستان) 54500
e.mail: madnigraphics@hotmail.com

اپنے پدرِ معظم

راجا غلام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

(صدر ادارۂ ابطالِ باطل / مصنف "اثباتِ حق")

کی رہنمائیوں کے نام

جن کے باعث مجھے نعت و سیرت پر کام کرنے کی سعادت ملی

فروری مارچ کا مشترکہ شمارہ "طرحی نعتیں" (۴۳واں حصہ) ہوگا اور مارچ کے اواخر میں سپردِ ڈاک کیا جائے گا

شاعرِ نعت کا ۵۴واں اُردو مجموعۂ نعت

کاوشِ نعت

راجا رشید محمود

فہرست

یہ حرفِ حقیقت ہے جو قرآن میں لکھا ہے
فرمانِ خدا ہے جو پیمبر ﷺ کا کہا ہے — ۹
ہے ذاتی جس نبی ﷺ کا اور اُنہی کا حال و فرما ہے
وہ رحمت ہیں عوالم کی، یہ سارا ان کا حلقہ ہے — ۱۰، ۱۱
جو میں نے آج نعتِ سرورِ عالم ﷺ میں لکھا ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے" — ۱۲–۱۳
وہ جس نے نعت لکھی ہے ہمیشہ میرا خامہ ہے
یہی تو میری پونجی ہے، یہی میرا حوالہ ہے — ۱۵، ۱۶
نبی ﷺ کے حکم کو اپنا خدا فرمان کہتا ہے
اسے سب کے لیے یوں واجب الاذعان کہتا ہے — ۱۷، ۱۸
جسے درود پیمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا
ملائکہ نے اسے "وِردِ پاک" فرمایا — ۱۹
ہوا ہے عرشِ مالک سے یہ حکمِ کبریا جاری
درودِ پاک رہنا چاہیے صبح و مسا جاری — ۲۰
دل میں جو محبتِ حضرت خیر البشر ﷺ رہی
ہر بات میری واقفِ شر و ضرر رہی — ۲۱
میزان پہ یہ کرم تھا نبی ﷺ کی نگاہ کا
ہر حرف مٹ گیا مری فردِ سیاہ کا — ۲۲، ۲۳
روح کے ہونٹوں پہ ہے یہ التجا آٹھوں پہر
سامنے آنکھوں کے ہو گنبد ہرا آٹھوں پہر — ۲۴، ۲۵

۱۱ اسرا میں کھلی وجہ کی، بعثت کی حقیقت
"ما زاغ" رہی چشمِ بصیرت کی حقیقت — ۲۶
۱۲ جن پڑھتے ہیں طیبہ کو جونہی آپ ﷺ بلائیں
جو پاتے ہیں اُس در سے، وہ کیا تم کو بتائیں — ۲۷
۱۳ جہاں میں جان ہمیں کوئی شادمان نہ ملی
جو سوئے شہرِ پیمبر ﷺ رواں دواں نہ ملی — ۲۸
۱۴ پیمبر ﷺ کی جس شخص نے پیروی کی
وہ ہے، جس کی ہے حیثیت متقی کی — ۲۹
۱۵ بھرتا ہے یہ قلانچیں مدحِ نبی ﷺ کے بن میں
جوش ایسا بھر گیا ہے تخیل کے ہرن میں — ۳۰، ۳۱
۱۶ ہے الفتِ پیمبر ﷺ کو اک جہان تن میں
غم کا گزر ہو کیسے اس شادمان تن میں — ۳۲
۱۷ الفت حبیبِ رب ﷺ کی رکھنا تم اپنے من میں
"جب تک ہے خون بدن میں، جب تک ہے جان تن میں" — ۳۳، ۳۴
۱۸ نظر کا جہاں، دل کا بستاں فروزاں
نعوتِ پیمبر ﷺ سے ہے جاں فروزاں — ۳۵
۱۹ جو ہو سرکار ﷺ کی توصیف کے قابل محفل
ایسی محفل ہی کو کہتا ہوں میں کامل محفل — ۳۶
۲۰ جاں دینا ان ﷺ کے نام پہ، ہے حسنِ حیات
وردِ درودِ پاک نبی ﷺ زینتِ حیات — ۳۷
۲۱ کلامِ رب میں بہت ہے حضور ﷺ! آپ کا ذکر
دلوں کو دیتا ہے نور و سرور آپ ﷺ کا ذکر — ۳۸

٢٢ آقا ﷺ ہوں جب کریم، خدا بھی کریم ہو
پھر کیوں ہماری حاصل امید و کرم ہو ٣٩
٢٣ کیوں مال کی ہو، زر کی ہو اور دھن کی التجا
میری تو ہے بقیع میں مدفن کی التجا ٣٠، ٣١
٢٤ نہیں جو مصطفیٰ ﷺ کا، وہ ہوا ہے خائب و خاسر
اسے رب دو عالم نے کیا ہے خائب و خاسر ٣٢
٢٥ سحر کا ذکر قرآں میں جو آیا تھا، بہت کم تھا
لحن کی ذیل میں اخفا تھا اور اخفا بہت کم تھا ٣٣
٢٦ لطف و کرم کسی پہ جو خیر البشر ﷺ کریں
قرآں کی آیتیں بھی اس پہ اثر کریں ٣٤، ٣٥
٢٧ مدحِ سرور ﷺ سے کیا قصرِ سخن کو استوار
آ گئی جس سے، مرے جذبوں کی دنیا میں بہار ٣٦، ٣٧
٢٨ کرتا ہے رشتہ اپنے نبی ﷺ سے جو استوار
کیونکر نہ اس پہ رازِ حقیقت ہو آشکار ٣٨
٢٩ اعمال نامہ پُر ز خطا ہے تو کیا ہوا
شافع نبی ﷺ ہیں، جرم سوا ہے تو کیا ہوا ٣٩
٣٠ لگانا چاہو جو میری گھڑی کا سراغ
لگے گا عجز کے بل پہ درود ہی کا سراغ ٥٠
٣١ پایا طیبہ نے جہاں بھر کے دیاروں کا نیاز
جانب [illegible] اکثر ہے بہاروں کا نیاز ٥١
٣٢ ملا اعزاز ظہیر مصطفیٰ ﷺ میں باریابی کا
تو پا لو گے خریطہ حشر میں تم فتح یابی کا ٥٢، ٥٣

٣٣ ہادی رب کا ہے نشانِ نعت ظہیر ﷺ
بہتر ہے رکھو وردِ زباں نعت ظہیر ﷺ ٥٤
٣٤ اللہ نے دیے تو ہنر اک بات بتا دی
تفصیل و تبیین "قصدلی" کی چھپا دی ٥٥
٣٥ رسول خیر ﷺ کی احسن صفات کا رستہ
ہے عز و فخر و وقارِ حیات کا رستہ ٥٦
٣٦ کہتا ہے روز مجھ سے مرا جذبِ اندروں
مصروف میں مدیح نبی ﷺ میں رہا کروں ٥٧
٣٧ کروں گا حشر میں بھی نعت کہنے کی کوشش
یہی تمنا ہے میری، یہی مری خواہش ٥٨، ٥٩
٣٨ ناموں میں اعلیٰ افضل و برتر نبی ﷺ کا نام
ہے مومنوں پہ لطف کا محور نبی ﷺ کا نام ٦٠، ٦١
٣٩ مستقل آسرا کا کیا کہنا
رحمتِ مصطفیٰ ﷺ کا کیا کہنا ٦٢
٤٠ ظہیر آقا ﷺ رسا میرا نالہ ہوا
میں خطا والا غفران والا ہوا ٦٣
٤١ جلد چل اُٹھ کر بقیع القدس کو
تو ﷺ میری جان! خدا حافظ! ٦٤
٤٢ قریۂ سرور کونین ﷺ ہے اپنا اچھا
رات اچھی ہے مدینے کی، سویرا اچھا ٦٥
٤٣ خوش بخت در سرور عالم ﷺ پہ کھڑے ہیں
لگتا ہے قدم لاکھ کی صورت میں کھڑے ہیں ٦٦، ٦٧

۴۴ وہ پر جو نبی ﷺ کے ہیں کہتے ہیں سب سے بڑھ کے ہیں
جن کے ہیں یہاں پاس کہتے ہیں سب سے بڑھ کے ہیں ۶۸
۴۵ اسرار میں جو سرکار دو عالم ﷺ پہ کھلے تھے
اسرار وہ سب سے جو سب سے بڑھ کے ہیں ۶۹
۴۶ پھولوں سے لدے گلشن کی جانب وہ چلے ہیں
پہنچے وہ کہ جو گرد و رہ سے اٹھے ہیں ۷۰،۷۱
۴۷ برائے اہلِ دنیا طیبہ کی ہے یاد میں مژدہ
کوئی اس سے زیادہ اور بھی ملتا ہے بھلا مژدہ؟ ۷۲
۴۸ جس کی نظر کو دنیا جہاں اور جس کے
وہ بندہ مصطفیٰ ﷺ کو شہ مرسلیں کہیے ۷۳،۷۴
۴۹ طیبہ ہے حسن معنوی جس کو حسیں کہیے
یہ شہر ہے کہ سب کا ہی۔ جس کو حسیں کہیے ۷۵
۵۰ اُمید لطف سرور کونین ﷺ میں رہے
جو فیض راہ امن خدا میں ختم ہے ۷۶
۵۱ اندوہ و ابتلا و الم و رنج سب ملے
ایسے ملے عقیدت سرکار ﷺ کے دیے ۷۷
۵۲ نظر سے جن کی رہا طیبہ کا پتا روپوش
رہے گا ان سے تو ہر اک نور کا روپوش ۷۸
۵۳ جو نبی ﷺ کے شہر کا شہری ہوا
لازم جنت کا وہ باسی ہوا ۷۹،۸۰

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ حرفِ حقیقت ہے جو قرآں میں لکھا ہے
فرمانِ خدا ہے جو پیمبر (ﷺ) کا کہا ہے

رتبہ میں کوئی شخص کہاں اس سے بڑا ہے
سر جس کا پئے قدمِ سرکار (ﷺ) جھکا ہے

جو قصرِ "دنا" میں ہے چھپا کون ہے کیا ہے
اس بات کا تو صرف پیمبر (ﷺ) کو پتا ہے

تخلیقِ عوالم ہوئی سرکار (ﷺ) کی خاطر
ارشاد جو رحمان کا "لولاک لما" ہے

تسکینِ دل و روح و نظر پائی ہے میں نے
حق ہے کہ یہی نعتِ پیمبر (ﷺ) کا صلہ ہے

چہرہ جو کسی شخص کا تاباں ہے تو بے شک
وہ گردِ مدینہ کے سبب نکھرا ہوا ہے

ساتھی جو پیمبر (ﷺ) کے ہیں رب اُن پہ ہے راضی
دل اہلِ محبت کا صحابہؓ پہ فدا ہے

نظروں میں محبانِ نبی (ﷺ)، اہلِ ولا کے
طیبہ کا کبوتر جو ہے صد رشکِ ہما ہے

محمود کوئی پوچھے تو پوچھے مرے دل سے
شفقت جو سراپا ہے وہ طیبہ کی فضا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے ماضی بھی نبی (ﷺ) کا اور انھی کا حال و فردا ہے
وہ رحمت ہیں عوالم کی، یہ سارا ان کا حلقہ ہے
جسے ہر سال حاصل افتخار دید طیبہ ہے
اُسے جنت کی پروا ہے نہ کچھ دوزخ کا کھٹکا ہے
فرشتہ وحی لے کر جب درِ سرور (ﷺ) پہ آتا ہے
تو اس میں اس کا بھی انداز تسلیم و رضا ہے
نبی (ﷺ) کے نام لیواؤں سے اُلفت جس کا شیوہ ہے
وہی تو ہے کہ جس کے سر پہ بے سایہ کا سایہ ہے
نبی (ﷺ) کا امتی ہو کر جو مسلم خوار و رسوا ہے
یہ تعلیمات سے آنکھیں چرانے کا نتیجہ ہے
دعا کا سابقہ اور لاحقہ "صلِّ علیٰ" ہو تو
یقیناً استجاب رب اکبر تک پذیرا ہے
خلوص قلب سے پہنچو اگر شہر پیمبر (ﷺ) میں
وہاں اپنائیت، مہماں نوازی ہے، مداوا ہے
جو "اپنا سا بشر" کہتا ہے سرکار دو عالم (ﷺ) کو
دل مومن پہ وہ بدبخت تو آرے چلاتا ہے

نظر گنبد پہ پڑتی ہے تو جھک جاتی ہے عتبہ پہ
لگے گا اس پہ کیا فتویٰ کہ یہ آنکھوں کا سجدہ ہے
ہیں اِسْرا کے وقائع کچھ عیاں تو کچھ نہاں، لوگو!
یہاں افشا سا افشا ہے تو کچھ اخفا سا اخفا ہے
خدا خود میزباں ہے، سرورِ کونین (ﷺ) مہماں ہیں
سفر معراج سرکار مدینہ (ﷺ) کا انوکھا ہے
فرشتے دیکھتے تھے خالقِ کُل نے سرِ اسرا
نبی (ﷺ) کی واپسی تک روک رکھی ساری دنیا ہے
مدینے کی فضاؤں پہ جو کرتی ہے پرافشانی
وہی رحمت، عوالم میں یہ ہر جا جلوہ فرما ہے
مری ہر صبح ہوتی ہے نبی (ﷺ) کے شہر اقدس میں
یہ سپنا ہے تو پھر سپنا بھی تو ایک اپنا ہے
چلے تو اس پہ اپنی سی کرے تو امتی اُن کا
پیمبر (ﷺ) کی اطاعت کا جو جادہ ہے، کشادہ ہے
نہیں ہے کھیل لفظوں کا فقط مدحت پیمبر (ﷺ) کی
ضروری اس میں الفت ہے، ہُنر ہے اور سلیقہ ہے
بجا ہے عزمِ دیدارِ سرورِ عالم (ﷺ)
کہیں پر اور جانے کی جسے خواہش ہے، بے جا ہے
ہمہ اوقات ہے محمود خالق کا کرم مجھ پر
ہمہ اوقات ہونٹوں پر جو آقا (ﷺ) کا قصیدہ ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو میں نے آج نعتِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) میں لکھا ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

حیاتِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) اک کامل نمونہ ہے
کہ یہ اعزاز بھی اللہ نے سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بخشا ہے (1)

جو ہاتھ اصحابِ شجرہ کے تھا اُن پر ہاتھ کس کا ہے؟
خدا کا "فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ" کا اک فقرہ اشارہ ہے (2)

سنو اعلان وہ رحمان کا جو گوش گو ہوا ہے
کہ جھگڑے ختم کرنے کو "يُحَكِّمُوْكَ" آیا ہے (3)

اطاعت مصطفیٰؐ کی رب کی طاعت کا خلاصہ ہے
اسے معلوم ہے جس شخص نے قرآن دیکھا ہے (4)

خدا نے "اَلْقَلَم" سورہ میں جس کا ذکر لکھا ہے
وہی خُلقِ عظیم سرورِ کُل (صلی اللہ علیہ وسلم) عالم آرا ہے (5)

مصطفیٰ آنکھوں سے ذاتِ رب کو یوں سرور نے دیکھا ہے
نگاہیں ایسی ہیں جن میں لگا "مَا زَاغَ" سُرمہ ہے (6)

عذابِ خاص سے ہم کو پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بچایا ہے
کرم خالق کا ہے جو "اَنْتَ فِيْهِمْ" کا نتیجہ ہے (7)

"وَرَفَعْنَا" سن کے اپنے سے جو کی رحمان نے نسبت
تو سب اذکار سے ذکرِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اونچا ہے (8)

عطائے رب کو ہے مطلوب خوشنودی پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
صدائے اُلفتِ رحمان یہ حرفِ "فَتَرْضٰى" ہے (9)

کلامِ پاک میں دیکھا تو "تَرْضٰهَا" سے ہے ثابت
رضا سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تحویلِ قبلہ کا حوالہ ہے (10)

فرشتے اس کے ہیں عامل، خدا خود اس میں ہے شامل
نہیں جو حکم یہ فرضیتِ "صَلُّوْا عَلَيْهِ" کا ہے (11)

یہ ہے مقصودِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درِ اقدس پہ جا پہنچو (12)
قبولِ توبۂ عاصی کو جو "جَاءُوْكَ" آیا ہے

قسم اپنی جو کھاتا ہے خدا اُن (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حوالے سے (13)
تو اُن (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان کی سوگند بھی اللہ کھاتا ہے (14)

قدومِ سرورِ کون و مکاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رہنما کر لو
جو قُربِ کبریا منزل تری ہو تو یہ رستہ ہے (15)

صفت رحمت نہیں محبوبِ ربِ ہر دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
ہے حق یہ "رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْن" اُن کا سراپا ہے (16)

وہ دو قوسوں کی قربت سے بھی کچھ آگے کی صورت تھی
یہ "اَوْ اَدْنٰى" کے حرفِ ربِ اکبر نے بتایا ہے (17)

نبی معہود تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ ایمان لائیں گے
یہ "مِيْثَاق" حقیقی معتبر کا حوالہ ہے (18)

جو مارے جانے کے تھے مستحق اُن کو نہ پوچھا تک
یہ "لَا تَثْرِيْبَ" کا اعلان خُلقِ عام آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے (19)

مکمل دینِ اسلام آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر فرمایا خالق نے
یہ کہنا ہے تو "اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ" کا ہے (20)

نبی کوئی بھی آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) سا نہیں بھیجا ہے مالک نے
فضیلت کے لیے "تِلْكَ الرُّسُل" کی پہلی آیت ہے (21)

ہے سورہ ق میں اسی مفہوم کے حوالے سے
کہ توہین نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کرتا ہے جو بداصل بندہ ہے ㉒
جو "شاہد" فتح و مزمل میں اور احزاب میں آیا
گواہی کا بھی اور محبوبیت کا یہ اشارہ ہے ㉓
"نذیر" آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جو فرمایا ہے خالق نے
ہمیں قہرِ جہنم سے ڈرایا ہے بچایا ہے ㉔
اگر ہو ذکر لب پہ صاحبِ ایمان لوگوں کا
تو رافت اور رحمی پہ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اجارہ ہے ㉕
وہ اہلِ دیں سے سب آلائشوں کو دور کرتے ہیں
"مزکّی" ہیں نبی سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کردار ایسا ہے ㉖
وہ ناامید ہو سکتے نہیں خالق کی رحمت سے
جو بندے ہیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ان کو یہ محمود تمنا ہے ㉗

یہ اک اک شعر میں محمود نے جو آج لکھا ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے یہ قرآن کہتا ہے"

---

(۱) الاحزاب ۔ ۳۳: ۲۱ (۲) الفتح ۔ ۴۸: ۱۰ (۳) النساء ۔ ۴: ۸۰ (۴) [illegible] (۵) القلم ۔ ۶۸: ۴ (۶) النجم ۔ ۵۳: ۳ (۷) الانفال ۔ ۸: ۳۳ (۸) [illegible] (۹) الضحیٰ ۔ ۹۳: ۵ (۱۰) [illegible] (۱۱) الاحزاب ۔ ۳۳: ۵۶ (۱۲) الانشراح ۔ ۹۴: ۴ (۱۳) [illegible] (۱۴) النجم ۔ ۵۳: [illegible] (۱۵) آلِ عمران ۔ ۳: ۳۱ (۱۶) الانبیاء ۔ ۲۱: ۱۰۷ (۱۷) النجم ۔ ۵۳: ۹ (۱۸) آلِ عمران ۔ ۳: ۸۱ (۱۹) [illegible] (۲۰) المائدہ ۔ ۵: ۳ (۲۱) البقرہ ۔ ۲: ۱۵۳ (۲۲) ق ۔ [illegible] (۲۳) الفتح ۔ ۴۸: ۸ / المزمل ۔ ۷۳: ۱۵ / الاحزاب ۔ ۳۳: ۴۵ (۲۴) البقرہ ۔ ۲: ۱۱۹ / بنی اسرائیل ۔ ۱۷: ۱۰۵ / الفرقان ۔ ۲۵: ۵۶ / الاحزاب ۔ ۳۳: ۴۵ / سبا ۔ ۳۴: ۲۸ / فاطر ۔ ۳۵: ۲۴ / الفتح ۔ ۴۸: ۸ (۲۵) التوبہ ۔ ۹: ۱۲۸ (۲۶) البقرہ ۔ ۲: ۱۵۱ / آلِ عمران ۔ ۳: ۱۶۴ / الجمعہ ۔ ۶۲: ۲ (۲۷) الزمر ۔ ۳۹: ۵۳

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس نے نعت لکھتی ہے ہمیشہ میرا خامہ ہے
یہی تو میری پونجی ہے یہی میرا حوالہ ہے
خداوند تعالیٰ جس پہ پڑھتا ہے درود اکثر
وہی ذاتِ گرامی ہے کہ جس کا ذکر اونچا ہے
جو ٹپکا ہے درِ محبوبِ رب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر میری آنکھوں سے
ندامت کا یہ موتی ہے کہ جذبوں کا خلاصہ ہے
خلائق کا ہے مرجع یوں بھی درِ آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا
جو طیبہ کا بھکاری ہے وہ جو مانگے وہ پاتا ہے
ہے دستار دیں میں گنبدِ حبیبِ خالقِ کل (صلی اللہ علیہ وسلم) کا
جو طرّہ اس کا ساتھی ہے ریاضِ منارہ ہے
برستی ہی جہاں رہتی ہے رحمت ربِّ عالم کی
جہاں میں ایک بستی ہے کہ جس کا نام طیبہ ہے
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سایۂ رحمت میں ہیں زائر مدینے کے
ہر اک بندے کی جھولی ہے جو ان کا لطف بھرتا ہے

اگر یادِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تیری گزری ہے تو یہ سُن لے
درخشاں جس کا ماضی ہے اُسی بندے کا فردا ہے

میں خود تو سال میں دوبار طیبہ تک پہنچتا ہوں
خیالوں کا جو پنچھی ہے وہاں جاتا ہی رہتا ہے

اکیلے میں کرو اُن پر درودِ پاک کی کثرت
یہی عزلت نشینی ہے جو ہر مومن کو زیبا ہے

عزیزانِ گرامی! تم جو پڑھ سکتے ہو تو پڑھ لو
یہ میرے دل کی تختی ہے کہ جس پر طیبہ لکھا ہے

جو سمجھو تو بہشت اللہ نے رکھی ہے دنیا میں
وہی جنت کا باسی ہے مدینے میں جو رہتا ہے

درودِ پاک تعلیمِ خدائے پاک میں پڑھنا
جو بندہ اس کا عادی ہے وہی تو سب سے اچھا ہے

وہ مزمل ہیں، مدثر ہیں، شاہد ہیں، مبشر ہیں
"یہ فرمانِ خداوندی ہے یہ قرآن کہتا ہے"

اطاعت رب کی ہے محصور طاعت اپنے آقا کی
یہی نکتہ اساسی ہے جو حق کا استعارہ ہے

(صنعت: ذوقافیتین میں)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کو اپنا خدا فرمان کہتا ہے
اُسے سب کے لیے یوں واجب الاذعان کہتا ہے

فقط ربِ عوالم جلّ شانہٗ کا لہجہ ہے
جو نعت آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ان کی شان کے شایان کہتا ہے

پذیرائی کی پاتی ہے سند فی الفور آقا سے
بہ لحنِ عجز کوئی بات جب انسان کہتا ہے

ہمیں یوں تو عطا کیں نعمتیں اللہ نے وافر
مگر وہ بعثتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو احسان کہتا ہے

ہدایت پر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اس سے تم صرفِ نظر کرنا
وہ جو کچھ کان میں انسان کے شیطان کہتا ہے

بشارت وہ نبیِ آخری (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دینے لگتے ہیں
نبیوں سے جب اُن کا اپنا ہی پیمان لگتا ہے

میں نعلینِ بقیعِ پاک کا پاؤں گا اذنِ آخر
شبانہ روز یہ مجھ سے مرا ایقان کہتا ہے

دیارِ طیبہ پہنچنے کی تمنا ہوتی ہے پوری
جو کچھ ارمان کہتا ہے وہی مکان کہتا ہے

ریاضِ جنتِ طیبہ میں جو خوش بخت جا پہنچے
اُسے خوش آمدید آورِدۂ رضوان کہتا ہے

اگر میں طاعتِ سرور (ﷺ) کے رستے پر نہیں چلا
دلِ احسانات آقا (ﷺ) کا اسے کفران کہتا ہے

فقط خوش نودیٔ آقا (ﷺ) رکھے پیشِ نظر اپنے
نعوتِ سرورِ کونین (ﷺ) جو انسان کہتا ہے

تجھے رحمت جہانوں کی عطا فرمائے گی رافت
"یہ فرمانِ خداوندی ہے یہ قرآن کہتا ہے"

یہ سیدھی راہ ہے محمودؔ اس پہ گامزن رہنا
مرے دل میں اُترتا نغمۂ حسانؓ کہتا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جسے اسلام پیمبر (ﷺ) نے شاد فرمایا
ملائکہ نے اُسے "زندہ باد" فرمایا

تمام نبیوں سے عظمت نبی (ﷺ) کی منوائی
خدا نے بزم کا جب انعقاد فرمایا

جنھیں دکھائی رہِ راستِ سرورِ دیں (ﷺ) نے
انھوں نے دنیا کو تو کم سواد فرمایا

جہاں سے ظلم و ستم کا اثر مٹانے کو
بشیرِ رحم و کرم (ﷺ) نے جہاد فرمایا

مرید سارے صحابہؓ حضور (ﷺ) کے تھے مگر
عمرؓ کو سرورِ کل (ﷺ) نے "مُراد" فرمایا

بقیعِ پاک میں تدفین کی تمنا ہے
مجھی (ﷺ) نے بندے کو یہ اعتماد فرمایا

جو نعت دوسری لے شاعروا کبھی تم نے
تو سمجھو پہلی پہ آقا (ﷺ) نے صاد فرمایا

رشیدؔ اسے خدا کا کرم سمجھتا ہے
یہ بار بار جو آقا (ﷺ) نے یاد فرمایا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوا ہے عرشِ مبارک سے یہ حکمِ کبریا جاری
درودِ پاک رہنا چاہیے صبح و مسا جاری

بنایا رب نے ان کو سب عوالم کے لیے رحمت
رہے گا سب جہانوں پر کرم سرکار (ﷺ) کا جاری

مریضانِ جہاں صحت کی خاطر آئیں طیبہ کو
سدا چودہ سو برسوں سے ہے یہ دارالشفا جاری

جو اپنے آپ کو رکھتا ہے مداحِ نبی (ﷺ) اُس کو
خریطہ اپنی خوشنودی کا کرتا ہے خدا جاری

درِ آقا (ﷺ) سے روزانہ کروروں بندے پلتے ہیں
یہ ہے خوانِ کرم ایسا کہ رہنا ہے سدا جاری

قیامت تک بھی اُس کا ختم ہونا غیر ممکن ہے
عقیدت کا ہوا صدیقؓ سے جو سلسلہ جاری

مری جانب پیمبر (ﷺ) مسکرا کر جیسے دیکھیں گے
پھر اس کے بعد ہوگا کبریا کا فیصلہ جاری

وہ جس نے دیکھتے ہی سرورِ عالم (ﷺ) کو پہچانا
قبالہ اس کی بخشش کا لحد ہی میں ہوا جاری

خدا محمودؔ ہے رحمان و ارحم اُس سے ممکن ہے
کہ طیبہ کے لیے کردے مرا حکمِ قضا جاری

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں جو حبِ حضرت خیرالبشر (ﷺ) رہی
ہر بات میری دافعِ شر و ضرر رہی

چشمِ کرم حبیبِ خدا (ﷺ) کی جدھر رہی
ہر شخصیت جو اُس طرف تھی دیدہ ور رہی

خوشنودیٔ حضور (ﷺ) نہ منزل مگر رہی
ہر شاہراہ دنیا کی دشوار تر رہی

پانی بشکلِ اشک بیادِ نبی (ﷺ) دیا
کھیتی مری عقیدتوں کی بارور رہی

بھیگا جو ذکرِ آقا (ﷺ) میں دل معتبر رہا
جو آنکھ سوئے تُربہ اٹھی معتبر رہی

جب تک نہ ساتھ اُس کے درودِ نبی (ﷺ) پڑھا
جو عرض کی حضور سے وہ بے اثر رہی

مجبوریٔ دیارِ رسولِ کریم (ﷺ) میں
شبنم بھری نگاہوں میں شکلِ منتظر رہی

محمودؔ یوں نہیں ذکرِ پیمبر (ﷺ) سنا کیا
بھیگا رہا تو قلب مرا چشم تر رہی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میزان پہ یہ کرم تھا نبی (ﷺ) کی نگاہ کا
ہر حرف مٹ گیا مری فردِ سیاہ کا

اپنے حبیب پاک رسالت پناہ (ﷺ) کو
مالک بنایا رب نے سپید و سیاہ کا

آئے قدم حضور (ﷺ) کے امتزاء میں اِن پہ بھی
اعزاز ایک بن گیا یہ مہر و ماہ کا

"صلِ علیٰ" سے بخششِ عصیاں کی ہے اُمید
یہ وِرد فضلِ رب سے ہے شام و پگاہ کا

لائے حضور (ﷺ) دین وہ کامل جہان میں
امکان ہی نہیں ہے جہاں اشتباہ کا

ہم سے فقیروں نے بھی یہ دیکھا ہے بارہا
سر خم رہا مدینے میں ہر کج کُلہ کا

جاتے ہو تم جو خانۂ کعبہ کو دوستو!
ہو ذکرِ خیر لب پہ حبیبِ الٰہ (ﷺ) کا

منشائے رب نے سب سے محمد (ﷺ) کی حیثیت
رُتبہ ہے اُن کا انبیاء کے سربراہ کا

ہر وقت اِس میں گنبدِ سرور (ﷺ) ہے ضوفشاں
سیدھا جو زاویہ ہوا میری نگاہ کا

باوصفِ معصیت مجھے طیبہ بُلا لیا
لُطف و کرم ہے سرورِ رحمت پناہ (ﷺ) کا

ہر بار ایک حکمِ نبی (ﷺ) پہ عمل کرو
ہوگا برآمد اچھا نتیجہ ہر آہ کا

خوشنودیٔ نبی (ﷺ) کی نہیں دور منزلیں
کردار سے ہٹا جو روڑا ہے راہ کا

پیچھے ہر اچھے کام کے بھی اب حضور پاک!
ہوتا ہے جذب شفقت کا جذب چاہ کا

دینِ مدینہ کی ملے محمود کو نوید
حرفِ دعا ہے یہ مرے ہر خیر خواہ کا

☆☆☆☆☆

اِس کے لیے تو پڑھنا پڑے گا کلامِ حق
سرکار (ﷺ) کے مقام کی لوگو! کسے خبر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُوح کے ہونٹوں پہ ہے یہ التجا آٹھوں پہر
سامنے آنکھوں کے ہو گنبد ہرا آٹھوں پہر

یہ دیا ہے درس مجھ کو سیرتِ سرکار (ﷺ) نے
آگے مالک کے تو اپنا سر جھکا آٹھوں پہر

یوں ہوا ہے نقش آنکھوں پہ قناعت کا سبق
رقص کرتا ہے نبی (ﷺ) کا بوریا آٹھوں پہر

زندگی کو تیری مل جائے نہ کیوں نقشِ دوام
ہو جو ارشاداتِ آقا (ﷺ) سے وفا آٹھوں پہر

تھی رضا محبوب (ﷺ) کی ہر وقت مرغوبِ خدا
ہم بھی رکھیں سامنے اُن کی رضا آٹھوں پہر

پاؤں دھنِ طیبۂ سرکارِ عالم (ﷺ) کا شرف
ہے لبِ قلبِ مضطر پہ دعا آٹھوں پہر

تو نگاہِ التفاتِ سرورِ عالم (ﷺ) میں ہے
یہ مرے وجدان نے مجھ سے کہا آٹھوں پہر

اکتسابِ نور کی خاطر مدینے کو چلو
ہے منارِ نور آقا (ﷺ) دے ضیا آٹھوں پہر

طاقِ مجبوری جو ہے لاہور میں لوگو وہاں
جلتا ہے طیبہ کی یادوں کا دیا آٹھوں پہر

زندگیٔ جاودانی کے لیے رکھتا ہوں میں
ربّ و پیغمبر (ﷺ) کی ہونٹوں پہ ثنا آٹھوں پہر

رفتہ رفتہ مصطفیٰ (ﷺ) کے راستے پر گر چلو
پاؤ سر پہ سایۂ فضلِ خدا آٹھوں پہر

میرے آقا (ﷺ)! دہر بھر کے سب نصاریٰ و یہود
آپ کی اُمت سے کرتے ہیں دغا آٹھوں پہر

مدحتِ سرکار (ﷺ) میں محوؔ رہتا ہوں مگن
مشکبو پاتا ہوں اللہ کی فضا آٹھوں پہر

☆☆☆☆☆

اک دوسرے کے لامکاں میں جو قریب تھے
یا خالقِ جہاں تھا یا اس کے حبیبؐ تھے

جس کو قریب اپنے نبی (ﷺ) نے بلا لیا
یہ شخص وہ تھا جس کے کہ اچھے نصیب تھے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسرا میں کھلی دید کی ندرت کی حقیقت
"ما زاغ" رہی چشم بصیرت کی حقیقت

جو پائیں گے الطاف شفاعت کی حقیقت
جانیں گے وہ میزان عدالت کی حقیقت

حرمین مقدس کی لطافت کی حقیقت
پائی تو کھلی چتر رسالت کی حقیقت

جن لوگوں نے میثاق محبت پڑھا ہے
وا ان پہ ہوئی ختم نبوت کی حقیقت

جو قریۂ سرکار دو عالم (ﷺ) میں رہا تھا
تھی اس پہ عیاں ذکر سکینت کی حقیقت

جب غور علم و دینار پیمبر (ﷺ) پہ کیا ہے
تب ہم پہ کھلی ان کی راحت کی حقیقت

تھا غزوۂ خندق تھے بندھے پیٹ پہ پتھر
معلوم ہوئی صبر و قناعت کی حقیقت

دیکھی تھی جہاں بھر نے حنین اور احد میں
آقا (ﷺ) کے حضور کی شجاعت کی حقیقت

محمود جو پڑھتے ہو درود اپنے نبی (ﷺ) پر
سمجھو تو یہ ہے عین عبادت کی حقیقت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چل پڑتے ہیں طیبہ کو جو بھی آپ (ﷺ) بلائیں
جو پاتے ہیں اس در سے وہ کیا تم کو بتائیں

حرمین مطہر کو چلتے ہوئے جائیں
ماحول منور ہے معطر ہیں فضائیں

اترائیں نہ کیوں اپنے مقدر پہ عزیزو
ہیں ہم خطاؤں پہ پیمبر (ﷺ) کی عطائیں

پہنچے جو سر عرش بریں سرور عالم (ﷺ)
"آجائیں قریب آپ" یہ آتی تھیں صدائیں

مجبوری کی آتش کو بھڑکنے نہیں دیتیں
جو قریۂ سرکار (ﷺ) سے آتی ہیں ہوائیں

کھاتے ہیں نبی (ﷺ) کے ہیں گنہگار ہم ایسے
ممکن ہی کہاں ہے کہ ملیں ہم کو سزائیں

آیت کئی شاہد عادل ہیں اسی کی
خالق کو پسند آئیں پیمبر (ﷺ) کی ادائیں

امت کو ملے عزت و توقیر نبی جی (ﷺ)!
ہر روز نکلتی ہیں یہی دل سے دعائیں

محمود انہیں شہر پیمبر (ﷺ) سے ملے کیا
نخوت کی انا کی جو عمارت کو نہ ڈھائیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں میں جان ہمیں کوئی شادماں نہ ملی
جو سوئے شہرِ پیمبر (ﷺ) رواں دواں نہ ملی

معاشرت میں معیشت میں اور سیاست میں
نبیؐ کی راہ نمائی کہاں کہاں نہ ملی

جسے زمانے نے بے رنجش سے ٹھکرایا
سوا مدینے کے اُس کو کہیں اماں نہ ملی

بہارِ گنبدِ سرکار (ﷺ) دیکھنے جو چلا
تو اس کو دیکھنے کو راہ میں خزاں نہ ملی

بہت نعوت کہیں نعت گستروں نے مگر
کسی کو حضرتِ اقبالؒ سی زباں نہ ملی

سوائے مدحِ سرکار (ﷺ) ہر زمانہ کے
زبان کوئی حقیقت کی ترجماں نہ ملی

نہ کیسے جاتا جبریلؑ ان کے رتبے کو
نبی (ﷺ) کے زیرِ پا کیا اُس کو کہکشاں نہ ملی

اشیر باد ملی مجھ کو سچ پہ آقا (ﷺ) سے
نگاہِ دہر تو محمودؔ مہرباں نہ ملی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر (ﷺ) کی جس شخص نے پیروی کی
وہ ہے جس کی ہے حیثیت مشتری کی

ہدایت جو فرمائی ہے راستی کی
نبی (ﷺ) نے ہمارے لیے بہتری کی

جو چاہی ہمیشہ توجہ نبی (ﷺ) کی
نہ ہم نے درودِ نبی (ﷺ) میں کمی کی

زبانِ پیمبر (ﷺ) پہ "لا" کیسے آتا
کہ عادت تھی آقا (ﷺ) کی دریا دلی کی

ہُوا جب میں حاضر درِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ
تھی شبنم نگاہوں پہ شرمندگی کی

میں مدحِ رسولِ خدا (ﷺ) کا ہوں شائق
ہمیشہ اسی واسطے شاعری کی

جو آقا (ﷺ) کے مینارِ رحمت سے پھوٹا
دلوں میں اُسی نور نے روشنی کی

میں طیبہ نہ آتا کہیں اور جاتا
کبھی ہوتی عادت جو آوارگی کی

میں ذہنِ مدینہ کی پاؤں سعادت
عنایت ہو محمودؔ اگر سیّدی (ﷺ) کی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھرتا ہے یہ قلم تحسین مدحِ نبی (ﷺ) کے فن میں
جوش ایسا بھر گیا ہے تخیل کے بدن میں

شیرینی گھول دے گا ذکرِ نبی (ﷺ) دہن میں
ہوتی ہے چاشنیت ساری اسی سخن میں

درکار ہے نبی (ﷺ) جی! ہم کو سکوں وطن میں
یہ مملکت پھنسی ہے دہشت میں اور فتن میں

جنگِ احد تھی یا تھا غزوہ حنین والا
سرکار (ﷺ) کی شہامت دیکھی تھی سب نے رن میں

تسکین پا رہا ہوں، ہوں نبی کی شناسا
حبِ مصطفیٰ (ﷺ) میں، تحمید ذوالمنن میں

عنبر رسولِ رب (ﷺ) سے جو ہو کے آ رہی ہے
محسوس ہو رہی ہیں خوشبوئیں اس پون میں

تارہ نمائے طیبہ دیتی ہے ساتھ میرا
قسمت ہی میں نہیں ہے رہنا مرا گلشن میں

وَالنَّجم اور اِسرٰی میں بھی وہ مکمل نہ پائیں
جو رازداریاں تھیں اک رات کے ملن میں

سب کے لیے حصولِ تعلیم تو ہے لازم
تفریق کچھ نہیں کی آقا (ﷺ) نے مرد و زن میں

سرکار (ﷺ) نے کہا ہے مومن نہ جکڑے جائیں
ثروت میں، مال و زر میں، دولت میں اور وطن میں

آقا (ﷺ) کے دشمنوں سے امیدِ خیر کیسی
رکھتا ہے زہر قاتل ہر سانپ اپنے پھن میں

لب پہ نبی (ﷺ) کی نعتیں، دل جلبِ منفعت پر
ماہِ دو ہفتہ جیسے آیا ہوا گہن میں

خامے پہ اور لب پہ ذکرِ حضور (ﷺ) ہو گا
"جب تک ہے خون بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

پایا گیا ہے ہوتا محمود ذکرِ سرور (ﷺ)
بستی میں، بحر و دریا میں، دشت میں، چمن میں

☆☆☆☆☆

مدحِ آقا (ﷺ) سے کر ادا قیمت
اور جی بھر کے پی مے الفت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے اُلفتِ پیمبر (ﷺ) کا اک جہان تن میں
غم کا گزر ہو کیسے اس شادمان تن میں

کیفیت ایسی آئی ہے ناگہاں تن میں
اُترا درودِ سرور (ﷺ) کا گلستان تن میں

جاتا رہوں گا شہرِ سرکارِ ہر جہاں (ﷺ) کو
"جب تک ہے خوں بدن میں جب تک ہے جاں تن میں"

حرمین کی زیارت کرنے کی بات سن کر
تاب و تواں در آئے گی ناتواں تن میں

آقا (ﷺ) کا سبز گنبد آنکھوں میں یوں بسا ہے
آیا ہے عرشِ رب کا گویا نشان تن میں

شہرِ نبی (ﷺ) کی باتیں زائر سے جب سُنی ہیں
سرشاری نے رکھا ہے گھر ناگہاں تن میں

ہر حرف جس کا مدحِ سرور (ﷺ) کا ضابطہ ہے
اشکوں میں بھی وہی ہے جو ہے زباں تن میں

ہر گوشہ اس کا حُبِّ آقا (ﷺ) سے ہے منور
احساس نے جو لکھی ہے داستان تن میں

شہرِ نبی (ﷺ) کو اُٹھیں محمود جس کے پاؤں
محسوس کیوں کرے وہ بندہ تکان تن میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت حبیبِ رب (ﷺ) کی رکھنا تم اپنے من میں
"جب تک ہے خوں بدن میں جب تک ہے جاں تن میں"

بحرِ ثنائے آقا (ﷺ) میں کھیتے رہنا ناؤ
"جب تک ہے خوں بدن میں جب تک ہے جاں تن میں"

"صَلِّ علی النبی (ﷺ)" سے غافل کبھی نہ ہونا
"جب تک ہے خوں بدن میں جب تک ہے جاں تن میں"

دورِ قدح پیتے رہنا نبی (ﷺ) کے در سے
"جب تک ہے خوں بدن میں جب تک ہے جاں تن میں"

دینِ رسولِ رب (ﷺ) پہ چلنا خلوصِ دل سے
"جب تک ہے خوں بدن میں جب تک ہے جاں تن میں"

امداد بے کسوں کی کرنا بحکمِ سرور (ﷺ)
"جب تک ہے خوں بدن میں جب تک ہے جاں تن میں"

احکامِ مصطفیٰ (ﷺ) کی تعمیل کرتے رہنا
"جب تک ہے خوں بدن میں جب تک ہے جاں تن میں"

سرکار (ﷺ) کی حدیثوں کو حرزِ جاں بنانا
"جب تک ہے خوں بدن میں' جب تک ہے جاں تن میں"

رہنا مطیعِ سرور (ﷺ)' فرمانِ حق کے تابع
"جب تک ہے خوں بدن میں' جب تک ہے جاں تن میں"

سرکار [illegible] سے [illegible] کہے پہ بھائی سمجھنا سب کو
"جب تک ہے خوں بدن میں جب تک ہے جاں تن میں"

معراج کے وقائع پہ غور کرتے رہنا
"جب تک ہے خوں بدن میں' جب تک ہے جاں تن میں"

ختمِ نبوّت اپنے ایماں کی جاں سمجھنا
"جب تک ہے خوں بدن میں' جب تک ہے جاں تن میں"

رہنا ہمیشہ آقا (ﷺ) کے دشمنوں کا دشمن
"جب تک ہے خوں بدن میں' جب تک ہے جاں تن میں"

آمادہ رہنا جاں کو آقا (ﷺ) پہ وارنے پہ
"جب تک ہے خوں بدن میں' جب تک ہے جاں تن میں"

محمودؔ کی گزارش ہے نعت پڑھتے رہنا
"جب تک ہے خوں بدن میں' جب تک ہے جاں تن میں"

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر کا جہاں' دل کا بُستاں فروزاں
نقوشِ پیمبر (ﷺ) سے ہے جاں فروزاں

جو دیکھو گے اس میں پیمبر (ﷺ) کے جلوے
تو پاؤ گے آیاتِ قرآں فروزاں

قدومِ پیمبر (ﷺ) سے تیارگاں پہ
تھی اسرا کی شب راہِ مہماں فروزاں

ہُوا سنگِ دربارِ آقا (ﷺ) سے مس تو
ہُوا میرا ماتھا درخشاں' فروزاں

جو حُبِ نبی (ﷺ) قلب میں جاگزیں ہو
عمل نامہ ہو روزِ میزاں فروزاں

نہیں ظلمتوں کا وہاں شائبہ بھی
ہیں حرمین دن رات یکساں فروزاں

کوئی بندہ زُوّار سے پوچھ دیکھے
ہیں طیبہ کی گلیاں فروزاں فروزاں

درودِ پیمبر (ﷺ) سے نسبت کے باعث
ہُوا قلبِ محمودؔ شاداں' فروزاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہو سرکار (ﷺ) کی توصیف کے قابل محفل
ایسی محفل ہی کو کہتا ہوں میں کامل محفل

پہلے ہر بزم کا آغاز تلاوت سے ہو
پھر رہے نعت سے کوئی بھی نہ غافل محفل

جس میں اوصافِ پیمبر (ﷺ) کی ہی باتیں وہ ہے
حسنِ اخلاص کی اور پیار کی حامل محفل

سب پہ ہو نعت جلالت ہو خدا کی دل میں
مدعا اپنا ہے عرفان کی منزل محفل

جس میں تذکارِ خدا ذکرِ پیمبر (ﷺ) ہی نہ ہو
ایسی محفل تو نہیں ہے کسی قابل محفل

سیرتِ آقا (ﷺ) کی بیاں جس میں ہو اور نعتیں ہوں
چاہیے ہم کو ان اوصاف کی حامل محفل

پا لیا لوگوں نے جب ماہِ ظہورِ سرور (ﷺ)
ذکرِ مولودِ پیمبر (ﷺ) ہوا محفل محفل

کیفیت جس میں حضوری کی ہو ہر بندے کی
ایسی محفل کے ہو کیا کوئی مقابل محفل

اُمتی اُن کے ہوں مخمور اکٹھے جب بھی
ذکرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے ہو جھلمل محفل

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible] ایمان [illegible] (ﷺ) کے نام پہ ہے بہجتِ حیات
وردِ درودِ پاک نبی [illegible] (ﷺ) راحتِ حیات

لطفِ نبی (ﷺ) سے ہم کو عطا زندگی ہوئی
دم سے نبی کے پا رہے ہیں خلعتِ حیات

توحید کی ہوں نقش دلوں پہ جلائیں
ذکرِ حضورِ پاک (ﷺ) رہے راحتِ حیات

پائی ہے زندگی ہی نے سرکار (ﷺ) کے طفیل
اس واسطے لبوں پہ رواں مدحتِ حیات

نعتِ حضور (ﷺ) جس کے لبوں پہ ہے وہ تو ہے!
بدلی نہ جا سکے گی کبھی فطرتِ حیات

رکھا نہ جس نے طاعتِ سرکار (ﷺ) کا خیال
اُس شخص کی نہیں ہے کوئی وقعتِ حیات

گھر سے نکلتا ہوں تو سمجھتا ہوں یہ کہ ہے
[illegible] دیدہ بغیر [illegible] ذلتِ حیات

وردِ درودِ پاک ہے سرمایۂ رشید
مال و زر و زمانہ نہیں ثروتِ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلامِ رب میں بہت ہے حضور (ﷺ) آپ کا ذکر
دلوں کو دیتا ہے نور و سرور آپ کا ذکر

یہاں وہاں ہے سب نزدیک و دور آپ کا ذکر
تو میں بھی کیوں نہ کروں گا حضورؐ آپ کا ذکر

کروں گا سُنتے ہی میں ہو کے مخمور آپ (ﷺ) کا ذکر
رہے گا سب پہ بھی یومِ نشور آپ (ﷺ) کا ذکر

رقمِ عقیدتِ آقا (ﷺ) ہے جب تو کیوں نہ کرے
مرا شعور مرا باشعور آپ (ﷺ) کا ذکر

نزولِ رحمتِ خلاقِ کائنات سے ہے
عقیدتوں کا ہماری ظہور آپ (ﷺ) کا ذکر

خدا کے حکم پہ کرتے ہیں سارے جن و ملک
وحوش و آدمی، غلمان و حور آپ (ﷺ) کا ذکر

یہاں جو رہتے ہیں مشغول ذکرِ آقا (ﷺ) میں
بروزِ حشر کریں گے ضرور آپ (ﷺ) کا ذکر

یہ مجھ پہ فضلِ خدائے قدیر ہے محمودؔ
مرے قلم کی ہیں ساری سطور آپ (ﷺ) کا ذکر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) ہوں جب کریم خدا بھی کریم ہو
پھر کیوں ہماری حالتِ امید و بیم ہو

کیسے مشامِ جاں میں نہ اتریں گی خوشبوئیں
آئی ہوئی جو شہرِ نبی (ﷺ) سے شمیم ہو

قدرت دکھانا چاہیں حبیبِ خدا (ﷺ) جو بھی
تو چاند اک اشارے سے اُن کے دو نیم ہو

میرے لیے بھی خواب میں اک رؤیا یا خدا
جو کعبؓ کو نبی (ﷺ) سے ملی وہ گلیم ہو

عصیاں شعار اُمتی کیوں مطمئن نہ ہوں
جب عرش پہ نبی (ﷺ) ہوں خدائے عظیم ہو

آقا حضور (ﷺ) تجھ کو بلائیں گے لازماً
تیرا جو اس حوالے سے عزمِ صمیم ہو

میرا خیال یہ ہے کہ ہر گام نعت میں
یہ جدیدیت نہ ہو، رنگِ قدیم ہو

محمودؔ میرے لب پہ بوقتِ حسابِ حشر
پہلے الف ہو اور پھر ہونٹوں پہ میم ہو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں مال کی ہو، زر کی ہو، یا دھن کی التجا
میری تو ہے بقیع میں مدفن کی التجا

خوش ہم پہ ہوں حبیب خدا (ﷺ) ہے سبھی کی فکر
طفل و مسن کی، مرد کی اور زن کی التجا

نعت نبی (ﷺ) ہو آخری سانسوں کے ساتھ بھی
یہ ہے دعا تحسین کی یہی لگن کی التجا

جب ہم نے پاس میں بیٹھ کے کی محفل درود
برسے سحاب لطف ہے آنگن کی التجا

خواہش ہے اور ہر جگہ پہ سر بلند ہو
خم ہو نبی کے در پہ ہے گردن کی التجا

رب نے قبول کی تو مری آنکھ تر ہوئی
مجبوری مدینہ میں ساون کی التجا

میں پہلی بار شہر پیمبر (ﷺ) میں جب گیا
پوری نواحی میں ہوئی . بچپن کی التجا

پھولوں پھولا ہے مدح رسول خدا (ﷺ) کا باغ
پالا مدینہ سے سخی گلشن کی التجا

خواہش ہے دل کی یاد پیمبر (ﷺ) بسی رہے
خوشبوئے طیبہ روح کے درشن کی التجا

آئیں اور اپنے گھر کی ثنا میں گزار دیں
گر مان لیں نبی (ﷺ) مرے جیون کی التجا

حرف یقیں سے طیبہ میں حرف غلط ہوئی
تخمین کی تھی، وہم کی یا ظن کی التجا

محمود سے قبول ہوئی شکر ہے
اسم نبی (ﷺ) جپنے پہ تھی دھڑکن کی التجا

☆☆☆☆☆

ورد درود سرور کون و مکاں (ﷺ) کرو
یہ اک وظیفہ چاہیے ہر پل کے واسطے

برسے ہیں رب نے اپنی کتاب مجید میں
کیا کیا خطاب احمد مرسل (ﷺ) کے واسطے

سرکار (ﷺ) کو تو ہو گا شفاعت کا اختیار
ہم کو بھی کرنا چاہیے کچھ کل کے واسطے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں جو مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا وہ تو ہے خائب و خاسر
اُسے ربِّ دو عالم نے کہا ہے خائب و خاسر

عدو جو بھی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہے بے شک ہے خائب و خاسر
یہاں بھی اور وہاں بھی وہ سدا ہے خائب و خاسر

"ھُوَ الاَبتر" کے ارشادِ خداوندی سے ظاہر ہے
کہ ہر دشمن نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا شرطیہ ہے خائب و خاسر

نہیں ایمان جس بندے کا سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
منافق، کافر اور ہر دہریہ ہے خائب و خاسر

سبق وحدانیت کا جس نے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے نہیں سیکھا
وہ دیوی دیوتاؤں کا گدا ہے خائب و خاسر

حبیبِ خالقِ کون و مکاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حکم سُن کر بھی
وہ ہے جو معصیت میں مبتلا ہے خائب و خاسر

نہیں ایمان جس انسان کا ختمِ نبوت پر
جیا ہے خائب و خاسر مرا ہے خائب و خاسر

معانی آشنا جو "ما رمیتَ" کا نہ ہو پایا
رہا سوئے حق تک نارسا ہے خائب و خاسر

نہیں محمود جو کہنے میں سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
عدو سے بھی کچھ بڑھ کر بُرا ہے خائب و خاسر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ ذکر قرآں میں جو آیا تھا بہت کم تھا
بہ ذیل میں اِخفا تھا اور اِفشا بہت کم تھا

نہیں معلوم "اَوْ اَدْنیٰ" سے آگے کیسی صورت تھی
اگر پردہ کوئی تھا بھی تو وہ پردہ بہت کم تھا

شفاعت سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی میری ہوئی بخشش
اگرچہ فرد میں حسنات کا حصہ بہت کم تھا

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذکر کو تو رفعتیں مالک نے بخشی ہیں
کسی کا ذکر جتنا بھی رہا اونچا بہت کم تھا

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حکم پہ بندے مدد کرتے تھے لوگوں کی
یہی سودا تھا جس میں دوستو گھاٹا بہت کم تھا

زباں پہ نعت تھی لوگوں کی جیبوں پہ نگاہیں تھیں
یہ دستہ خوبصورت تھا مگر سیدھا بہت کم تھا

نہیں دیکھی ہے نعتِ مصطفیٰ میں یہ رفعت کی صورت
مرا کردار تو اس باب میں ویسے بہت کم تھا

زبان و خامہ پہ محمود لطفِ مالکِ کُل سے
بیانِ سیرتِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حاشا بہت کم تھا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطف و کرم کسی پہ جو خیر البشر (ﷺ) کریں
قرآں کی آیتیں بھی اُسی پہ اثر کریں

جو پیرویٔ سرورِ کُل (ﷺ) میں بسر کریں
وہ روزانہ مدینے کی جانب سفر کریں

پائیں گے التفاتِ خداوندِ ذوالجلال
اسمِ نبی (ﷺ) کا ورد جو آٹھوں پہر کریں

سننا جو چاہیں حشر میں حرفِ "انا لہا"
وردِ درودِ پاکِ پیمبر (ﷺ) بشر کریں

غیرِ نبی کی مدح سے ہم لوگ کس لیے
فن کے محل کو قصرِ ہنر کو کھنڈر کریں

شب بھر ہوں سب پہ سیرتِ سرور (ﷺ) کے واقعات
توفیق دے خدا تو اسی میں سحر کریں

موضوع جب ہو عظمتِ آقا حضور (ﷺ) کا
اِس باب میں جو بات کریں بے خطر کریں

مسِّ قدومِ آقا (ﷺ) سے روشن ہُوا ہے وہ
تحسین کا رُخ کیوں نہ ہم سُوئے قمر کریں

دریا بہیں عطائے الٰہی کے اُس طرف
اپنی توجہ سرورِ عالم (ﷺ) جدھر کریں

بوئے جو دل میں نخلِ مدیحِ حضور (ﷺ) کا
از راہِ لطف آپ (ﷺ) اُسے باروَر کریں

"ما ینطق" کے نکتہ پہ موقوف گر رکھیں
باتیں جو ہیں نبی (ﷺ) کی تہِ دل میں گھر کریں

مشکل بھی جو ہے طاعتِ محبوبِ حق (ﷺ) لگے
سر معرکہ یہ اہلِ عقیدت مگر کریں

مسکن علی الدوام ہو اہلِ بہشت کا
روزِ نشور جس طرف آقا (ﷺ) نظر کریں

محمود پہنچے شہرِ پیمبر (ﷺ) میں تو جو بھی
تیرے حروفِ عشق و عقیدت اثر کریں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدحِ سرور (ﷺ) سے ہے قصرِ سخن کو استوار
آ گئی جس سے مرے جذبوں کی دنیا میں بہار

مدحتِ آقا و مولا (ﷺ) کو جو کر لے گا شعار
اتباعِ مصطفیٰ (ﷺ) سے اُس کو ہو جائے گا پیار

درگزر کا، عفو کا احسان کا ہو خواستگار
جب کڑا وقت آ پڑے کوئی تو آقا (ﷺ) کو پکار

لامکاں کے قصرِ پُر انوار میں اک رات
کر رہا تھا خود خدائے پاک کس کا انتظار

قربِ محبوب و محبِّ پاک میں کتنا رہا
سورۂ والنّجم سے ہے بھید اس کا آشکار

زندگی میں خوش نصیبی سے ملا ہر پل مجھے
لطف و اکرامِ پیمبر (ﷺ)، التفاتِ کردگار

میں نے محرابِ تہجّد میں جو پیشانی دھری
چہرۂ احساس پہ بھی آ گیا طرفہ نکھار

منتظر درد و درودِ پاک سرور (ﷺ) پر ہوں میں
اس خلوت میں گزرتے ہیں میرے لیل و نہار

غازی علم الدینؒ کو میری عقیدت کا سلام!
ہو گیا جو حفظِ ناموسِ پیمبر (ﷺ) پہ نثار

پاؤں میں اعزاز تدفینِ بقیعِ پاک کا
عرضیاں جتنی ہیں میری اُن کا ہے یہ اختصار

مدحتِ سرکار (ﷺ) ہے محمودؔ بلا ریب و شک
موجبِ صد افتخار و باعثِ عزّ و وقار

☆☆☆☆☆

دنیا پہ یوں کرم کیا آقا حضور (ﷺ) نے
ہر ظلم کالعدم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

آب و ہوائے طیبہ کو تکریم بخش دی
یثرب کو جب حرم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

جن کی معاشرت میں کوئی حیثیت نہ تھی
ان کو بھی محترم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

رستہ دیا وہ لازمان و لامکان پہ
سایے کو یوں عدم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتا ہے رشتہ سچے نبی (ﷺ) سے جو استوار
کیونکر نہ اس پہ راز حقیقت ہو آشکار

گر چاہتے ہو دوستو! محشر میں تم وقار
جاں خوبیِ رسولِ جہاں (ﷺ) پہ کرو نثار

میرے لیے یہ بات ہے توجیہ افتخار
دیتے ہیں اذن حاضری سرکار (ﷺ) بار بار

جس جس کا اتباعِ پیمبر (ﷺ) رہا شعار
ان میں ہو کاش اختر خلق الصمد شمار

آقا حضور (ﷺ) جیسا جہاں میں نہیں کہیں
قدرت کے ہاتھ نے کیا تخلیق شاہکار

ملتا ہے حمدِ رب میں مری روح کو سکون
مداحیِ حضور (ﷺ) میں پاتا ہے دل قرار

محشر میں دار و گیر کا خدشہ نہیں مجھے
ہوگا وہاں درود کا چاروں طرف حصار

محمود مظہر خواہ ہمیشہ رہا ہے یوں
منسوب بارگاہِ نبوت سے افتخار

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعمال نامہ پہ نہ خوشی ہے تو کیا ہوا
شافع نبی (ﷺ) ہیں جرم سوا ہے تو کیا ہوا

شکوہ کسے ہے عزم مدینہ کیا ہوا
دکھ کب ہے کہ جہاں نے دیا ہے تو کیا ہوا

ناراض اپنے آقا و مولا (ﷺ) اگر نہیں
سارا زمانہ مجھ سے خفا ہے تو کیا ہوا

باندھیں گے مصطفیٰ (ﷺ) جو بلا آخر تری ہوا
بگڑی ہوئی جو آج ہوا ہے تو کیا ہوا

لطف و عطائے سرورِ کونین (ﷺ) آئے گا
روٹھی ہوئی جو ہم سے گھٹا ہے تو کیا ہوا

تریاق اس کا ذکرِ پیمبر (ﷺ) ہے بے گماں
زہرِ غمِ حیات پیا ہے تو کیا ہوا

ٹوٹے گا یہ کرم سے پیمبر (ﷺ) کے عنقریب
چاروں طرف حصارِ بلا ہے تو کیا ہوا

سرکار (ﷺ) کا کرم تو یقینی ہے دوستو
اہلِ جہاں کا جور و جفا ہے تو کیا ہوا

میزان پہ آنے والے ہیں محمودِ مصطفیٰ (ﷺ)
مستوجبِ سزا تو ہوا ہے تو کیا ہوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگانا چاہو جو میری گھڑی گھڑی کا سراغ
لگے گا عجز کے بل پر درود ہی کا سراغ
اگر یہ حرف تو سمجھیں نبی (ﷺ) سے دوری کا
لگا نگاہوں میں میری اگر نمی کا سراغ
حضور (ﷺ)! آج نظر آ رہا ہے دنیا کو
بنامِ امن جہاں بھر میں ابتری کا سراغ
نبی (ﷺ) کی نعت کہے اور کرے تکبر بھی
لگا ہے اس کے پردے میں خودسری کا سراغ
کہیں حضور (ﷺ) سے اُلفت، کہیں پہ دوری ہے
کوئی لگائے تو کیسے کسی کے جی کا سراغ
حضور (ﷺ)! اس کے سبب یہ جہاں میں رُسوا ہے
عمل میں ملتا ہے مسلم کے کافری کا سراغ
ہے نام دینِ پیمبر (ﷺ) کا قلبِ مسلم میں
ملا ہے نیکیوں کی تہ میں بھی بدی کا سراغ
سبب جو ڈھونڈا جہاں بھر میں بے سکونی کا
ملا ہے دینِ پیمبر (ﷺ) سے سرکشی کا سراغ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بنا طیبہ نے جہاں بھر کے دیاروں کا نیاز
بہ جانب گنبدِ خضرا ہے بہاروں کا نیاز
اس سعادت کے مقابل نہیں کوئی ٹھہرا
وقتِ ناجت کو ملا سارے وقاروں کا نیاز
جانشینوں کی عقیدت تو الگ تھی سب سے
جسمِ افلاک میں ہے آج بھی چاروں کا نیاز
حاضری شہرِ پیمبر (ﷺ) میں مری ایسی ہے
چار جانب ہے محبت کے حصاروں کا نیاز
چار جانب ہی دیکھا گیا مقصورہ کے
ایک سیکنڈ میں ملتا ہے ہزاروں کا نیاز
جاں نثاری میں نظر آیا زمانے بھر کو
نام لیواؤں کا سرکار (ﷺ) کے یاروں کا نیاز
کھنچے جاتے تھے خوشی سے وہ قدومِ شہ (ﷺ) میں
شبِ اسریٰ میں یہ تھا چاند کا تاروں کا نیاز
کاش محمود ہو مقبول نبی (ﷺ) کے در پہ
سیکڑوں "نعت" کے مخصوص شماروں کا نیاز

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملے اعزاز شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں باریابی کا
تو پاؤ گے حریمِ حشر میں تم فتح یابی کا

عروج اس کا شبِ معراج اتنا تھا کہ سدرہ تک
شرف جبریلؑ نے پایا نبی (ﷺ) کی ہم رکابی کا

بیاں سیرت کریں اور طاعتِ سرکار (ﷺ) دہرائیں
یہی ہے نکتۂ واحد ہماری کامیابی کا

انہیں نقاد کیوں آخر جہنم سے ڈراتے ہیں
بھروسہ ہے جنہیں سرکار (ﷺ) کی شفقت مآبی کا

نبی (ﷺ) ہم پر کرم فرمائیں گے منزل دکھائیں گے
اگر اپنا لیں ہم بھی راستہ خود احتسابی کا

وہ جو چلنے لگے ہیں باتباعِ سرورِ کُل (ﷺ) میں
یقیں ہے ان کو بخشش کی سند کی دستیابی کا

یہی ہے شرط مت کرنا درودِ پاک میں غفلت
یقیں رکھنا درِ سرکار (ﷺ) پر تم باریابی کا

تمام اقطابؒ سے اغواثؒ سے سارے زمانے سے
مقام و مرتبہ اعلیٰ ہے آقا (ﷺ) کے صحابیؓ کا

وعیدیں اس پہ جو آئی ہیں وہ ہیں محو یادوں سے
زمانہ آ گیا سرکار (ﷺ)! ایسا بے حجابی کا

ہم احکامِ رسولِ محترم (ﷺ) کو بھولے بیٹھے ہیں
نتیجہ یہ نکلا ہے مقدر کی خرابی کا

بلاوا آئے تو محمود کو دربارِ سرور (ﷺ) سے
سوا اس کے نہیں ہے کام کوئی بھی شتابی کا

☆☆☆☆☆

نظر ہو نقشِ قدومِ حضور (ﷺ) پہ ورنہ
ہزار اژدہے ہیں آگہی کے رستے میں

کرم بچانے کی (ﷺ) کا تو لوگ بچتے ہیں
پہاڑ جھوٹ کے ہیں راستی کے رستے میں

حضور (ﷺ) نفرتوں کی دھوپ سے بچاتے ہیں
کہ ہے ہی چھاؤں گھنی آشتی کے رستے میں

جو اتباع کرو تم حضور (ﷺ) کی لوگو!
جو بے توجہی کیوں بندگی کے رستے میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدّاحِ ربّ کا ہے نشاں نعتِ پیمبر (ﷺ)
بہتر ہے رکھو وردِ زباں نعتِ پیمبر (ﷺ)

مملو رہے دل یادِ خداوندِ جہاں میں
ہو لب پہ ہمہ وقت بیاں نعتِ پیمبر (ﷺ)

کہتا ہوا سُنتا یہ سُناتا ہوں پایا
ہر طفلک و ہر پیر و جواں نعتِ پیمبر (ﷺ)

ہے لازم و ملزوم مرے ذوقِ وفا میں
ہوتی ہے جہاں حمد وہاں نعتِ پیمبر (ﷺ)

کہتا ہوں میں اللہ کو یوں ناعتِ اوّل
قرآں میں کہے ربِّ جہاں نعتِ پیمبر (ﷺ)

فردوس بھی اُس شخص کا منہ دیکھ رہی ہے
جس شخص کے ہے نوکِ زباں نعتِ پیمبر (ﷺ)

خوش بخت ہے جس کو کہ ملی ہے یہ سعادت
بدبخت پہ ہے بارِ گراں نعتِ پیمبر (ﷺ)

دربارِ کرم بارِ رسولِ دو جہاں (ﷺ) ہے
پڑھتے ہیں فرشتے بھی جہاں نعتِ پیمبر (ﷺ)

پہنچوں سرِ میزاں میں سرِ حشر جو محمودؔ
فرمائیں مَلک مجھ کو کہ "ہاں نعتِ پیمبر (ﷺ)"

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ نے ویسے تو ہر اک بات بتا دی
تفصیل ولیکن "فتدلّیٰ" کی چھپا دی

خالق نے ہمیں نعتِ پیمبر (ﷺ) پہ لگایا
تحمید کی رہ سرورِ عالم (ﷺ) نے دکھا دی

یہ تجربے نے اپنے نکالا ہے نتیجہ
امداد کو پہنچے ہیں نبی (ﷺ) جب بھی صدا دی

آنکھوں نے کسی کی جو کیا غسلِ عقیدت
داد اس کو پیمبر (ﷺ) نے بڑی چشم کُشا دی

خوش قسمتی اس کی ہے کہ تدفین کی خاطر
قدموں کی طرف جس کو بھی آقا (ﷺ) نے جگہ دی

حیرت سے یہ زُہّاد نے دیکھا کہ نبی (ﷺ) نے
جاں حشر کے دن نعت سراؤں کی چھڑوا دی

اک نعت ملائک نے سرِ حشر جو سُن لی
احقر کو سندِ بخششِ عصیاں کی تھما دی

میں نے جو کیا یاد انہیں بیچ بھنور میں
کشتی مری آقا (ﷺ) نے کنارے سے لگا دی

محمودؔ پیمبر (ﷺ) نے جسے دی حضوری
مجبوریِ طیبہ سے لگی آگ بجھا دی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وصفِ خیر (ﷺ) کی احسن صفت کا رستہ
ہے عز و فخر و وقار حیات کا رستہ
بھٹکتے پھرتے تھے ہم ظلمتوں کے جنگل میں
دکھایا آپ (ﷺ) نے ہم کو نجات کا رستہ
نبی (ﷺ) نے منزلِ توحیدِ رب جو دکھلائی
تو چھوڑا بندوں نے لات و منات کا رستہ
کمر جو باندھی پئے شہرِ سرورِ عالم (ﷺ)
ہمیں ملا نہ کہیں مشکلات کا رستہ
مقامِ اعلیٰ و افضل وہ پائیں جنت میں
رکھیں جو عورتیں لیں امہاتؓ کا رستہ
صلوٰۃ آقا و مولا (ﷺ) پہ بھیجتے رہنا
اسی کو سمجھو قیامِ صلوٰۃ کا رستہ
نہ چلنا ہٹ کے تم وصفِ نبی (ﷺ) کے رستے سے
کہ وہ تو ہار کی منزل ہے مات کا رستہ
تمہیں رشید ہے "محمود" نام یوں جائز
جو ڈھانے کے لیے لو سومنات کا رستہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتا ہے روز مجھ سے ہر جذبِ اندروں
مصروف میں مدحِ نبی (ﷺ) میں رہا کروں
حاصل نہ کیوں مجھے ہو طمانیت و سکوں
فضلِ خدا سے مدحتِ سرکار (ﷺ) میں جو ہوں
فرزانگی کہو کہ اسے تم کہو جنوں
ہر وقت سوچتا ہوں مدینے کو چل پڑوں
ہو سربلند دنیا میں پیشِ حضورِ پاک (ﷺ)
رکھو سر عزیز کو اپنے . گر نگوں
سوچو تو دوستو ذرا تم غور تو کرو
جانِ نبی (ﷺ) کی کھائی قسم کبریا نے کیوں
ہم سے یہ کہہ رہا ہے تقاضا ہمارا دیں
ہر روز دل میں الفتِ سرکار (ﷺ) ہو فزوں
مال و زر زمانہ کا حسنِ صبیح کا
آقا (ﷺ) کے نام لیوا پہ کیا چل سکے فسوں
دوری ضروری جن سے کہی ہے حضور (ﷺ) نے
سوچا ہے ان رذائلِ اخلاق سے بچوں
یہ اقتضائے دینِ خدا ہے رشید بھی!
دیں حرمتِ نبی (ﷺ) کے تحفظ میں لوگ خوں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کروں گا حشر میں بھی نعت کہنے کی کوشش
یہی تمنا ہے میری یہی مری خواہش

جہانِ دنیا پہ یہ بھی کرم ہے آقا (ﷺ) کا
چلی ہے دینِ پیمبر (ﷺ) سے حکمت و دانش

دکھائی دے گا لپکتا ہوا اسے رضواں
جو دیکھ پائے گا ابروئے شاہ (ﷺ) کی جنبش

قبولِ آقا و سرکار (ﷺ) کاش ہو یا رب!
مدیحِ سرورِ کونین (ﷺ) میں مری کاوش

عمل جو حکمِ حبیبِ خدائے کُل پہ کرے
رکھے نہ بھائی کے بارے میں دل میں تو رنجش

اگر تو جھیلے گا دکھ کوئی راہِ آقا (ﷺ) میں
تو پا سکے گا تو فردوس میں ہر آسائش

جو میرے دوست ہیں کرتے ہیں پوری وہ فوراً
میں جب بھی کرتا ہوں نعتِ نبی (ﷺ) کی فرمائش

لحد میں جو بھی نکیرین نے سوال کیے
درودِ پاک رہے گا جوابِ ہر پرسش

بیادِ طیبہ گُہر آنکھ سے برآمد ہوا
سحابِ رحمتِ سرکار (ﷺ) نے جو کی بارش

نبی (ﷺ) کی نعت اور غیرِ نبی کی مداحی
کسی بھی سطح پہ ممکن نہیں یہ آمیزش

خلافِ عظمتِ محبوبِ کبریا (ﷺ) ہر سمت
یہودیوں کی اور نصرانیوں کی ہے سازش

نگاہِ حشر میں محمودؔ ان کی مجھ پہ پڑے
اسی طریق سے ممکن ہے اور مری بخشش

☆☆☆☆☆

ہو سچ پہ مبنی اُمتی ہونے کا ادّعا
تو طاعتِ حضور (ﷺ) کے سانچے میں ڈھلتا ہے

مُونہو آقا (ﷺ) پہ جنھیں راس آئی نوکری،
اندوہ و رنج و غم سے انھیں بچ نکلنا ہے

تم دیکھ لینا حشر کے میداں میں دوستو!
نخلِ نعوتِ سرورِ عالم (ﷺ) کو پھلنا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ناموں میں اعلیٰ افضل و برتر نبی (ﷺ) کا نام
ہے مومنوں پہ لطف کا خوگر نبی (ﷺ) کا نام

فریاد رس نبیؐ ہیں تو رہبر نبی (ﷺ) کا نام
رکھنا ہے یوں بھی تو مجھے ازبر نبی (ﷺ) کا نام

لے کر چلے گا جب کوئی لشکر نبی (ﷺ) کا نام
امداد گر رہے گا نہ کیونکر نبی (ﷺ) کا نام

قسمت میں پیدا رب نے رکھا ہے حضور (ﷺ) کی
شکرِ خدا ہے دل میں تو لب پر نبی (ﷺ) کا نام

کیوں کامیابی لے نہ قدم میرے شوق سے
آغازِ کار کرتا ہوں لے کر نبی (ﷺ) کا نام

اُس پہ مدام فضلِ خدائے کریم ہو
رہتا ہے جس کے لب پہ بھی اکثر نبی (ﷺ) کا نام

اُن کو طرح طرح کے لقب دے کے بات کی
لیتا نہیں خطاب میں داور نبی (ﷺ) کا نام

دیکھوں گا جب میں قبر میں منکر نکیر کو
لوں گا خود ان کی سمت کو بڑھ کر نبی (ﷺ) کا نام

دل میں جگہ حجر نے دی پاؤں کو آپ (ﷺ) کے
مٹھی میں بند لیتے تھے کنکر نبی (ﷺ) کا نام

"کوثر" عطائے خالقِ عالم نبی (ﷺ) پہ ہے
منقوش یوں ہوا سرِ کوثر نبی (ﷺ) کا نام

اس کو پکڑ جھگڑ کا تو خدشہ رہے گا کیا
میزان کو چلے گا جو لے کر نبی (ﷺ) کا نام

محمودؔ لب پہ نعتِ پیمبر (ﷺ) رہے مدام
لکھا ہوا ہو سینے کے اندر نبی (ﷺ) کا نام

☆☆☆☆☆

جو حفظِ حرمتِ سرکارِ ہر جہاں (ﷺ) کو چلے
چلے ہیں لوگ وہی زندگی کے رستے پر

بڑھو ہٹائے ہوئے راستے پہ آقا (ﷺ) کے
جو چلنا چاہتے ہو بہتری کے رستے پر

فرشتہ موت کا محمودؔ کو ملے بالکل
حضورِ پاک (ﷺ) کے گھر کی گلی کے رستے پر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مستقل آسرا کا کیا کہنا
رحمتِ مصطفیٰ (ﷺ) کا کیا کہنا

شہرِ آقا (ﷺ) کو "زندہ باد" کہو
اس کی آب و ہوا کا کیا کہنا

فیض پائے ہر ایک شے جس سے
جس "غنا" اُس سخا کا کیا کہنا

آمنا سامنا ہُوا رب سے
اس حسیں واقعہ کا کیا کہنا

جو بنا "دو کماں" کے ملنے سے
اُس حسیں دائرہ کا کیا کہنا

جو ملے نعت کے قصیدے پہ
مصطفیٰ (ﷺ) کی ردا کا کیا کہنا

مستفید اس سے سب صحابہؓ ہوئے
آپ (ﷺ) کی اقتدا کا کیا کہنا

جس میں دیدِ رسولِ رحمت (ﷺ) ہو
ایسے روزِ جزا کا کیا کہنا

پیارا بخشا رشید احمد کو
مصطفیٰ (ﷺ) کی عطا کا کیا کہنا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ آقا (ﷺ) بسا میرا نالہ ہُوا
میں خطا والا غفران والا ہوا

رتبہ آقا (ﷺ) کا بالا سے بالا ہُوا
مدعا رب نے اُن کا حوالہ ہوا

پھیلیں ہر سُو اُنہی سے درخشانیاں
وہ جو نورِ نبی (ﷺ) سے اجالا ہوا

نعتِ آقا (ﷺ) کی صورت میں ہدیہ مرا
سانچے میں ہے عقیدت کے ڈھالا ہُوا

شہرِ سرور (ﷺ) سا قریہ جہاں میں نہیں
سارا عالم ہے اپنا کھنگالا ہُوا

میرے آقا (ﷺ) کی چشمِ عطا پڑ گئی
ریزہ ریزہ خطا کا ہمالہ ہوا

مجھ کو سرکار (ﷺ) بلواتے ہیں اس لیے
ہے دیارِ نبی (ﷺ) دیکھا بھالا ہُوا

انؐ کا کھاتا ہوں تو ان کا گاتا بھی ہوں
میں ہوں دربار آقا (ﷺ) کا پالا ہُوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلد چل کر بقیع اقدس کو
تو ہے میری جاں! خدا حافظ!

میری حسرت بھی ساتھ لیتا جا
طیبہ کے کارواں! خدا حافظ

شہر سرکار (ﷺ) کے سوا کوئی
ختم شد داستاں، خدا حافظ

خوب دیکھو بہشت کے تم لوگ
ہم چلے طیبہ ہاں، خدا حافظ!

ذکر خیر حضور (ﷺ) کو سن کر
بول اٹھی زباں، خدا حافظ

ہے یقیں ہم کو ان کی نصرت پر
جاؤ وہم و گماں! خدا حافظ

ذکر سرور (ﷺ) سے دور رہتے ہو
الحفیظ! الاماں! خدا حافظ

مجھ کو آقا (ﷺ) نے پھر بلایا ہے
دہر بھر کے زیاں! خدا حافظ!

وہ رہا روضہ تیرے آقا (ﷺ) کا
میری عمر رواں! خدا حافظ!

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرینہ سرور کونین (ﷺ) سے ایسا اچھا
رات بھی ہے مدینے کی سویرا اچھا

گرد مقصورہ کے ماحول کو پایا اچھا
لپٹیں خوشبوؤں کی اور نور کا ہالہ اچھا

تھی پیمبر (ﷺ) سے محبت کا نتیجہ اچھا
پٹ گیا اپنا بھی رضوان سے سودا اچھا

ٹھیک جتنا ہے سرکار جہاں (ﷺ) کا اچھا
کوئی دنیا میں نظر آتا ہے ویسا اچھا!؟

کوئے آقا (ﷺ) میں پہنچ کر رہا منگتا اچھا
لوگ کہتے ہیں اسے دیکھ کے اچھا لگتا

رب نے قرآن میں تفصیل نہیں دی اس کی
وہ معراج پیمبر (ﷺ) کا تھا خفا اچھا

بیچ سب رشتے جہاں کے ہیں، وہ جیسے بھی ہیں
میرا ہر مادح سرکار (ﷺ) سے ناتا اچھا!

مدح سرکار (ﷺ) جو ہے آج وظیفہ اپنا
حال اچھا ہے تو کیوں ہو گا نہ فردا اچھا

جانا دنیا نے کہ محمود لگا ہے رب کو
میرا دربار پیمبر (ﷺ) کو ہمکتا اچھا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش بخت وہ سرورِ عالم [illegible] پہ کھڑے ہیں
لگتا ہے قدم نقش کی صورت میں گڑے ہیں

عملوں کے پلندے میں جرائم تو بڑے ہیں
ذہنوں میں پہ نعت کے کچھ شعر پڑے ہیں

پہنے ہے دلہن فکر کی جو نعت کا زیور
یہ ایسا ہے زیور کہ سو لعل جڑے ہیں

آقا (ﷺ) سے گزارش ہے کہ دیں اذنِ حضوری
مہجوریِ طیبہ کے تو لمحات کڑے ہیں

سرکارِ دو عالم (ﷺ) نے ہمیں بس سے نکالا
ہم لوگ کبھی جب کسی مشکل میں پڑے ہیں

پاسنگ نہیں عفوِ پیمبر (ﷺ) کے ولیکن
گو اپنی خطائیں ہیں بڑی جرم بڑے ہیں

بدبختوں نے آقا (ﷺ) کو بشر اپنا سا سمجھا
موقف تو غلط تر ہے مگر اس پہ اڑے ہیں

سرور (ﷺ) نے تو سب لوگوں کو یک جان کیا تھا
اب آپ کی امت ہے کہ سو اس میں دھڑے ہیں

ممکن ہی کہاں تھا کہ کوئی آپ سا آتا
سرکار ہی سب سے بڑے سب سے بڑے ہیں

دل جن کے نہیں نسبتِ سرکار (ﷺ) سے حامل
محمود تو ایسوں سے بہرحال لڑے ہیں

☆☆☆☆☆

[illegible] تقدیر درخشاں ہو ہی [illegible] کی
ہے سرکار جنہیں جاہ (ﷺ) نظامِ خالق
یک مفہوم [illegible] ہے یہ "فما ینطق" سے
ہر حدیث آپ (ﷺ) کی ہے شرحِ کلامِ خالق
عجب شان کا رہا یہ ہے بندے اس کے
مقامِ آقا (ﷺ) کا ہے جو ہے مقامِ خالق
یادِ سرکار (ﷺ) سے جن لوگوں کے دن تھے مملو
اُن کی قسمت میں رہا لطفِ مدامِ خالق
عرش پہ سرورِ کونین (ﷺ) کی مہمانی کا
پہنچا جبریل سے آقا (ﷺ) کو سلامِ خالق

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھولوں سے لدے نخل کی جانب وہ چلے ہیں
چہرے وہ کہ جو گردِ مدینہ سے اَٹے ہیں

ہیں نعت نگاروں کی زبانوں پہ ترا…
یہ تحفے عقیدت کے ہیں اور خوب سجے ہیں

محسوس کیا ہے کہ جلو میں ہیں ملائک
ہم جب بھی سوئے طیبۂ سرکار (ﷺ) چلے ہیں

برکت ہے یہ سب گنبدِ اخضر کی عزیزو
جنت کی سڑک پر جو اشارے ہیں ہرے ہیں

رحمت کی تمازت سے بچاؤ ہے یقینی
رحمت کے سروں پر ہیں جو سایے وہ گھنے ہیں

تھا بند سراپردۂ خلوت جو ازل سے
معراج کی شب اس کے سبھی پردے ہٹے ہیں

یہ صفّہ یہ قدمین، ہیں یہ گنبدِ خضرا
ہر قلب کے صفحے پہ یہ سب نقشے جمے ہیں

آقا (ﷺ) کی اطاعت جو نہ کی ہم ہوئے رسوا
تقدیر کے کوڑے تو ہمیں پڑنے لگے ہیں

مت دیکھا لبھاتی ہے یہ دنیا تجھے کیسے
یہ سوچ کہ سرکار (ﷺ) تجھے دیکھ رہے ہیں

محمود نہیں اُن سا کوئی صاحبِ ثروت
وہ لوگ جو سرکار (ﷺ) کے ٹکڑوں پہ پلے ہیں

☆☆☆☆☆

نعتِ آقا (ﷺ) سے سب ہیں شناسا مرے
مدح کیونکر کروں میں کسی اور کی

ال میں محفوظ میں نقش پہلے نبیؐ
بات غارِ حرا کی ہو یا ثور کی

آہیں پاتالِ دل سے نکلتی ہیں کیوں
شہرِ طیبہ میں ہے بات یہ غور کی

پڑھ کے، تاریخ ادوار کو دیکھ لو
ہے کوئی مثل سرکار (ﷺ) کے دور کی؟

یا نبی (ﷺ)! دیکھیے میرے ملک میں
حکمرانی ستم کی ہے اور جور کی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے اہلِ دیں طیبہ کی ہے بادِ صبا مژدہ
کوئی اس سے زیادہ ہو بھی سکتا ہے بھلا مژدہ؟
محبت اور خلد کی ردائی پیمبر (ﷺ) کی ردا مژدہ
جو تھے فدائی سرکارِ والا (ﷺ) کا صد مژدہ
ملا خلدِ بریں کا مصطفیٰ (ﷺ) سے جانفزا مژدہ
جو پاتے آپ سے ہیں سارے اصحابِ وفا مژدہ
محبت کی نظر سے دیکھنے والے محبوں کو
سناتا ہے زبانِ حال سے گنبد ہرا مژدہ
یہ "مَعَ اللہ" کہہ کر کر دیا مسرور ہم سب کو
مسلمانوں کی خاطر ہے ظہورِ مصطفیٰ (ﷺ) مژدہ
مُبَشِّرْ اور نَذِیرْ اللہ نے محبوب (ﷺ) کو کہہ کر
ڈرایا ہم کو دوزخ سے سنایا خلد کا مژدہ
مرا محسن ہے ہاتفؔ جو یہ خوشخبری سنائے گا
ہے میرے واسطے شہرِ پیمبر (ﷺ) میں قضا مژدہ
کوئی کرے علم الدینؒ و عامرؒ کی طرف دیکھے
جنہیں تھا تحفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کا حوصلہ مژدہ
مجھے محمودؔ قبرِ معصیت کا خوف کیسے ہو
کہ میرے واسطے سرکار (ﷺ) کا ہے آسرا مژدہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی نظر کو دنیا جہاں دوربیں کہے
وہ بندہ مصطفیٰ (ﷺ) کو خیر مرسلیں کہے
زائر جو پہنچے شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) میں
ہر ذرے کو وہاں کے بہشتِ بریں کہے
اس کی ہوں قبر و حشر کی آسان منزلیں
انسان "یا نبی (ﷺ)" جو دمِ واپسیں کہے
سیکھا جنھوں نے دینِ نبی (ﷺ) کے صحابہؓ سے
اسلام کی زبان محبین جانشیں کہے
کافر بھی ہو تو سیرتِ آقا کو دیکھ کر
صادق نبی (ﷺ) کو کہے نبی کو امیں کہے
تیری زباں کو قدسیانِ عرش داد دیں
دستار تجھ کو جو تو حسنِ دیں کہے
کفار سے رکھے جو نبی (ﷺ) سے معاہدہ
وہ عہد ہے کہ رب جسے فتحِ مبیں کہے

اُونچا جو مجھ سے ہوتا ہے پڑھو ور بھی [illegible]

ایسا ہوا کے کان میں چرخ بریں

دنیا میں کوئی بھی نہیں سرکار (ﷺ) کے سوا

"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"

قرب ہی (ﷺ) و رب کرے محمود کیا

قرآن وہ کمال سے بھی جن کو قریں

☆☆☆☆☆

ہے دُنیا پہ ربِّ عوالم کا احساں

یہاں مُصطفیٰ (ﷺ) کا وجودِ مقدس

وہ قوسوں کا آپس میں نزدیک

ہے راز دونوں کا کشودِ مقدس

ہر اک دیکھ لے عیر سے ثور تک ہیں

یہی (ﷺ) کے حرم کی حدودِ مقدس

خدا کی عنایات کا رُخ اُدھر

جدھر ہے نبی (ﷺ) کا وجود

جو بھی نام لیں یہ مُحسنِ مُصطفیٰ (ﷺ) کا

زباں پہ ہو جاری درودِ مقدس

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ ہے حُسنِ معنوی جس کو حسیں کہے

یہ شہر ہے کہ سب کا ہی جس کو حسیں کہے

دل کی زباں میں تم جو بھی "عشقِ نبی" پڑھو

وہ وہی ہے زندگی جس کو حسیں کہے

پوچھو صحابہؓ سے وہ کیا حُسنِ نبی (ﷺ) نہیں

آنکھوں کا کیا ہے قلب بھی جس کو حسیں کہے

ظاہر سیاہ فام تھا باطن تھا نور زا

وہ تھا رباحؓ کہ بس جس کو حسیں کہے

ذکرِ حبیبِ خالق و مالک (ﷺ) کی رفعتیں

یہ ہے خیالِ آگہی جس کو حسیں کہے

ہے حُسن وہ کہ جس کی ثنا خود خدا کرے

وہ حُسن کیا ہے آدمی جس کو حسیں کہے

قرآں نے جن کی جاں کی قسم کھائی ہیں وہی

"ہے حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"

محمودؔ پڑھ درودِ پیمبر (ﷺ) پہ اور پھر

وہ بات کر کہ مانی جس کو حسیں کہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ لطفِ سرورِ کونین (ﷺ) میں رہے
جو شخص راہِ دینِ خدا میں ستم سہے

دریائے اُنس و حُبِّ پیمبر (ﷺ) میں جو بہے
وہ شخص بحرِ مغفرت میں سیدھا جا رہے

وہ سرنوشتِ نامۂ اعمال ہو گئے
آنکھوں سے اشک ہجرِ مدینہ میں جو بہے

جس کو نویدِ دفنِ مدینہ سنائی دے
حلقوم سے اسی کے برآمد ہوں قہقہے

ذکرِ حبیبِ خالقِ کونین (ﷺ)' دوستو!
گاہے لبوں پہ ہو تو ہو قرطاس پہ گہے

سنتے ہیں سارے اہلِ تولا شبانہ روز
نعتوں میں عندلیبِ مدینہ کے چہچہے

دنیا میں مصطفیٰ (ﷺ) کے سوا کوئی کب ہوا
"پیا حسینؓ محسن بھی جس کو حسین کہے"

محمودؔ راہِ راست یہی ہے کہ بعدِ حمد
بندہ کہے تو نعتِ رسولِ خدا (ﷺ) کہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ندوہ و ابتلا و غم و رنج سب ملے
یسے جلے عقیدتِ سرکار (ﷺ) کے دیئے

توفیق دے خدائے جہاں جب کبھی اسے
بندہ دیارِ سرورِ کونین (ﷺ) کو چلے

تلا رہی ہیں آیتیں "والنجم" کی ہمیں
یں رفعتیں قدومِ شہِ انبیاء (ﷺ) تلے

قبرِ نبی (ﷺ) کا آنکھ کی پتلی پہ نقش ہے
میں دیکھتا ہوں خوابِ خوش ہر شب ہرے ہرے

جب پاک ذات لے کے گئی خود حضور (ﷺ) کو
پہنچے حبیبِ ربِ جہاں (ﷺ) عرش سے پرے

ذکرِ نبیؐ کا مرتبہ رب نے بڑھا دیا
ممکن نہیں کہ شانِ پیمبر (ﷺ) کبھی گھٹے

طاعت حبیبِ خالقِ کل (ﷺ) کی تھی لازمی
اس سے ہٹے تو قعرِ مذلت میں گر پڑے

عرفانِ بندگی کی نہایت یہی تو ہے
بندہ ہے وہ جو حکمِ نبی (ﷺ) پہ عمل کرے

محمودؔ اپنی اپنی پڑی ہے ہر ایک کو
یوں ہو گئے ہیں نعتِ سرکار (ﷺ) میں دھڑے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر سے جن کی رہا طیبہ کا بنا روپوش
رہے گا ان سے تو ہر حال نور کا روپوش

تھی رونمائی تو اک رات مصطفیٰ (ﷺ) کے لیے
رہی ہے لوگوں سے تو ذاتِ کبریا روپوش

رکھی ہے لوگوں نے عثمانؓ کے غنا پہ نظر
نگاہوں سے رہا آقا (ﷺ) کا بوریا روپوش

تلاشِ سایۂ قدِ حضور (ﷺ) ہے بے سود
اسے تو رب نے جہاں بھر سے کر دیا روپوش

نہ اتباع ہے ان (ﷺ) کی نہ حکم کی تعمیل
عمل سے ہو گیا ہے شیوۂ وفا روپوش

تلاشِ رفعتِ ذکرِ رسولِ اعظم (ﷺ) میں
جو عنقا ہو گیا ہے فہم تو ذکا روپوش

جو دو کمانوں کی قربت سے لامکاں میں بنا
رکھا گیا ہے سبھی سے وہ دائرہ روپوش

نظر اٹھانا جو سوئے مواجہہ چاہی
تو مجھ سے ہو گیا فی الفور حوصلہ روپوش

زبانِ اشک ہی محمود ہو گی عرض کناں
رہے گا لب سے تو طیبہ میں مدعا روپوش

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کے شہر کا شہری ہوا
جنت کا وہ باسی ہوا

ہو نہ توقیرِ پیمبر (ﷺ) میں کمی
عرش رب سے حکم یہ جاری ہوا

تھا دنیا میں ان (ﷺ) کو اس لیے
…ق المخلوق ہر خاکی ہوا

وہ نگاہِ کبریا میں آ گیا
جو درود پاک کا عادی ہوا

جس کے لب پہ مدحِ مصطفیٰ (ﷺ)
جو تھا گمنام یوں نامی ہوا

قسمتِ سرکار ہر دو کون (ﷺ) کا
محسن علم الدینؒ سا غازی ہوا

…کو آقا (ﷺ) کا سہارا مل گیا
…رتو عصیاں سے جب ڈھیری ہوا

نصرتِ آقا (ﷺ) کی دولت مل گئی
کیسۂ اعمال جب خالی ہُوا
روح اس کی قُربِ سرور (ﷺ) پا گئی
جو مدیحِ پاک میں مٹی ہوا
دُور کرنے کے لیے آلام کو
اسمِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کافی ہوا
کی مدد جس کی رسولِ پاک (ﷺ) نے
اُس کا رب بھی ناصر و حامی ہُوا
اس میں جب نکلی مدیحِ مصطفیٰ (ﷺ)
روشن و تاباں مرا ماضی ہوا
جانشیں وہ تھا کہ جو سرکار (ﷺ) کا
غار و قبر و حشر کا ساتھی ہوا
اُس کی منزل اور رستہ ہے جُدا
نعت گو دنیا سے مُستغنی ہوا
سامنے محمودؔ جنّت آ گئی
راہِ مدحت کا۔ جو میں راہی ہُوا

☆☆☆☆☆

Monthly "NAAT" Lahore

CPL 214